© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ المائدۃ

آیات ۲۰ تا ۲۶

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ
مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٠ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢١ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا
جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝٢٢ قَالَ
رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غٰلِبُوْنَ ڬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٣ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا
دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝٢٤ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا
نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٥ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ
سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٦

ج ب ر

جَبَرَ یَجْبُرُ (ن) جَبْرًا : (۱) زبردستی یا دباؤ سے کسی چیز کی اصلاح کرنا۔ جیسے ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت الجبار اسی معنی میں ہے۔ (۲) کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کام پر مجبور کرنا' زبردستی کرنا' بندوں کی صفت عموماً اسی معنی میں آتی ہے۔

جَبَّارٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : (۱) بار بار اور کثرت سے اصلاح کرنے والا۔ (۲) بار بار اور کثرت سے زبردستی کرنے والا' زبردست' طاقتور۔ آیت زیر مطالعہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ت ی ہ

تَاہَ یَتِیْہُ (ض) تَیْھًا : راستے سے بھٹک جانا' سرگرداں پھرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ء س و

اَسَا یَاْسُوْ (ن) اَسْوًا : مایوسیوں کا علاج کرنا' کسی کو کسی کے لیے نمونہ بنانا۔

اُسْوَۃٌ : وہ چیز جس سے تسلی حاصل کی جائے' نمونہ۔ ﴿لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱) ''بے شک ہو چکا ہے تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بھلائی والا ایک نمونہ۔''

اَسٰی یَاْسٰی (س) اَسًی : مایوس ہونا' افسوس کرنا۔ ﴿فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ﴾ (الاعراف) ''پھر کیسے میں افسوس کروں ایک کافر قوم پر۔''

لَا تَاْسَ (فعل نہی) : تو افسوس مت کر' تو مایوس مت ہو۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

''یٰقَوْمِ'' دراصل ''یٰقَوْمِیْ'' ہے۔ ''لَا تَرْتَدُّوْا'' کے لائے نہی پر عطف مانیں تو ''فَتَنْقَلِبُوْا'' مجزوم ہے اور ''فَا'' کو سببیہ مانیں تو یہ حالت نصب میں ہے۔ ہماری ترجیح ہے کہ اسے ''فَا'' سببیہ مانا جائے۔ ''اِنَّ'' کا اسم ''قَوْمًا جَبَّارِیْنَ'' ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''فِیْھَا'' قائم مقام خبر ہے۔ ''رَبِّ'' بھی دراصل ''رَبِّیْ'' ہے۔ ''اَرْبَعِیْنَ'' ظرف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ ''سَنَۃً'' اس کی تمیز ہے۔

ترجمہ:

وَاِذْ قَالَ : اور جب کہا	مُوْسٰی : موسیٰ نے
لِقَوْمِہٖ : اپنی قوم سے	یٰقَوْمِ : اے میری قوم!
اذْکُرُوْا : تم یاد کرو	نِعْمَۃَ اللّٰہِ : اللہ کی نعمت کو
عَلَیْکُمْ : اپنے اوپر	اِذْ جَعَلَ : جب اُس نے بنائے
فِیْکُمْ : تم میں سے	اَنْبِیَآءَ : انبیاء
وَجَعَلَکُمْ : اور بنایا تم کو	مُّلُوْکًا : بادشاہ
وَّاٰتٰىکُمْ : اور اُس نے دیا تم کو	مَّا : وہ جو
لَمْ یُؤْتِ : اُس نے نہیں دیا	اَحَدًا : کسی ایک کو
مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ : تمام جہانوں میں سے	یٰقَوْمِ : اے میری قوم
ادْخُلُوا : تم داخل ہو جاؤ	الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ : پاک کی ہوئی زمین میں
الَّتِیْ : جس کو	کَتَبَ : لکھا
اللّٰہُ : اللہ نے	لَکُمْ : تمہارے لیے
وَلَا تَرْتَدُّوْا : اور مت پھر جانا	عَلٰٓی اَدْبَارِکُمْ : اپنی پیٹھوں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَتَنْقَلِبُوْا : ورنہ ہو جاؤ گے

قَالُوْا: انہوں نے کہا

اِنَّ : کہ

قَوْمًا جَبَّارِيْنَ : ایک زبردست قوم

لَنْ نَّدْخُلَهَا: ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں

يَخْرُجُوْا : وہ نکلیں

فَاِنْ: پھر اگر

مِنْهَا : اس سے

دٰخِلُوْنَ: داخل ہونے والے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ : ان میں سے جو

اَنْعَمَ : انعام کیا

عَلَيْهِمَا : جن پر

عَلَيْهِمْ : ان پر

فَاِذَا : پھر جب

فَاِنَّكُمْ : تو یقیناً تم

وَعَلَى اللّٰهِ : اور اللہ پر ہی

اِنْ كُنْتُمْ : اگر تم لوگ

قَالُوْا : انہوں نے کہا

اِنَّا : کہ ہم

اَبَدًا : کبھی بھی

فِيْهَا : اس میں

اَنْتَ : آپؐ

فَقَاتِلَآ : پھر آپ دونوں جنگ کریں

هٰهُنَا : یہیں

قَالَ : کہا (موسیٰ نے)

اِنِّيْ : کہ میں

اِلَّا : سوائے

وَاَخِيْ : اور اپنے بھائی کے

خٰسِرِيْنَ : نقصان اٹھانے والے

يٰمُوْسٰى : اے موسیٰ

فِيْهَا : اس میں ہے

وَاِنَّا : اور ہم

حَتّٰى : یہاں تک کہ

مِنْهَا : اس سے

يَّخْرُجُوْا: وہ نکلیں

فَاِنَّا : تو ہم

قَالَ رَجُلٰنِ : کہا دو مردوں نے

يَخَافُوْنَ : ڈرتے ہیں (اللہ سے)

اللّٰهُ : اللہ نے

ادْخُلُوْا : (کہ) داخل ہو جاؤ

الْبَابَ : دروازے سے

دَخَلْتُمُوْهُ : تم داخل ہو گے اس سے

غٰلِبُوْنَ : غلبہ پانے والے ہو گے

فَتَوَكَّلُوْٓا : پس تم بھروسہ کرو

مُّؤْمِنِيْنَ : مؤمن ہو

يٰمُوْسٰى : اے موسیٰ

لَنْ نَّدْخُلَهَآ : ہم ہرگز داخل نہیں ہوں گے اس میں

مَّا دَامُوْا : جب تک وہ رہیں گے

فَاذْهَبْ : پس جائیں

وَرَبُّكَ : اور آپؐ کا رب

اِنَّا : بے شک ہم

قٰعِدُوْنَ : بیٹھنے والے ہیں

رَبِّ : اے میرے رب

لَآ اَمْلِكُ : اختیار نہیں رکھتا

نَفْسِيْ : اپنی جان

فَافْرُقْ : پس تو جدائی ڈال دے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بَيْنَنَا : ہمارے درمیان
وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ : اور نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان
قَالَ : کہا (اللہ نے)
فَاِنَّهَا : تو یہ
مُحَرَّمَةٌ : حرام کی گئی ہے
عَلَيْهِمْ : ان پر
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً : چالیس سال تک
يَتِيْهُوْنَ : یہ سرگرداں پھریں گے
فِي الْاَرْضِ : زمین میں
فَلَا تَاْسَ : تو آپؐ افسوس نہ کریں
عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ : نافرمانی کرنے والی قوم پر

نوٹ : مصر سے نکلنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی منزل فلسطین تھی۔ آپؑ جب اس کے پاس پہنچے تو دشت فاران میں قیام فرمایا اور بنی اسرائیل کے بارہ سرداروں کو وہاں کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ واپس آ کر ان سرداروں نے علاقے کی زرخیزی اور شادابی کی رپورٹ دی اور یہ بھی بتایا وہاں پر آباد لوگ بڑے قدآور اور زور آور ہیں۔ یہ سن کر بنی اسرائیل نے حوصلہ ہار دیا اور جس ملک میں آباد ہونے کے لیے یہاں تک پہنچے تھے‘ اس میں داخل ہونے کے بجائے پھر مصر پلٹ جانے کی باتیں کرنے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ یہ علاقہ اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ بارہ میں سے دو سرداروں نے بھی ان کی ہمت بندھانے کی کوشش کی لیکن ان لوگوں نے اپنے رسول کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ (تدبر قرآن)

آیات ۲۷ تا ۳۱

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ
الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ
لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ
تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ
يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ
اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

ب ح ث

بَحَثَ يَبْحَثُ (ف) بَحْثًا : کسی چیز کو کھود کر اس میں کچھ تلاش کرنا‘ کریدنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ع ج ز

عَجَزَ يَعْجِزُ (ض) عَجْزًا : کسی کام کو کرنے کی قدرت نہ رکھنا‘ بے اختیار ہونا‘ عاجز ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔
عَجُوْزٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ) : بہت بے اختیار‘ بوڑھی عورت۔ ﴿ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ﴾ (ھود: ۷۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''کیا میں جنوں گی اس حال میں کہ میں بڑھیا ہوں۔''

عُجْزٌ ج اَعْجَازٌ: کھجور کا کھوکھلا تنا۔ ﴿كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ﴾ (القمر) ''گویا کہ وہ کسی اکھڑی ہوئی کھجور کے تنے ہیں۔''

اَعْجَزَ (افعال) اِعْجَازًا: کسی کو بے اختیار کرنا' عاجز کرنا۔ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ﴾ (فاطر:٤٤) ''اور اللہ وہ نہیں ہے کہ اس کو بے اختیار کر دے کوئی بھی چیز۔''

مُعْجِزٌ (اسم الفاعل): بے اختیار کرنے والا' عاجز کرنے والا۔ ﴿وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ﴾ (الانعام) ''اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔''

عَاجَزَ (مفاعلہ) مُعَاجَزَةً: کسی کو ہرانے کی کوشش کرنا' مسابقت کرنا۔

مُعَاجِزٌ (اسم الفاعل): ہرانے کی کوشش کرنے والا' آگے نکلنے کی کوشش کرنے والا۔ ﴿وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ﴾ (الحج:٥١) ''اور وہ لوگ جنہوں نے بھاگ دوڑ کی ہماری نشانیوں میں ہرانے والا ہوتے ہوئے۔''

ن د م

نَدَمَ يَنْدِمُ (س) نَدَمًا: پشیمان ہونا' شرمندہ ہونا۔

نَادِمٌ (اسم الفاعل): پشیمان ہونے والا۔ آیت زیرِ مطالعہ

نَدَامَةٌ (اسم ذات): پشیمانی' شرمندگی۔ ﴿وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ﴾ (یونس:٥٤) ''اور چھپائیں گے پشیمانی کو جب وہ لوگ دیکھیں گے عذاب۔''

ترکیب

''نَبَاَ'' کا مضاف الیہ ''اِبْنَيْنِ'' تھا جو آگے ''اٰدَمَ'' کا مضاف بنا تو اس کا نون گر گیا۔ ''بِبَاسِطٍ'' اسم الفاعل ہے۔ اس نے فعل کا عمل کیا ہے اور اس کا مفعول ''يَدًا'' تھا۔ یائے متکلم اس کا مضاف الیہ ہے اس لیے ''يَدًا'' کی تنوین ختم ہوئی اور ''يَدِيَ'' استعمال ہوا۔ ''بِاِثْمِيْ'' کی ''بَا'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''اِثْمِكَ'' حالتِ جر میں آیا ہے۔ ''فَطَوَّعَتْ'' کا فاعل ''نَفْسُهٗ'' ہے۔ ''غُرَابًا'' نکرہ مخصوصہ ہے اور ''يَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ'' اس کی خصوصیت ہے۔ ''لِيُرِيَهٗ'' میں ضمیر فاعلی اسم جلالہ (اللہ) کے لیے ہے اور ضمیر مفعولی قاتل کے لیے ہے۔ ''هٰذَا الْغُرَابِ'' مرکب اشاری ''مِثْلَ'' کا مضاف الیہ ہے اس لیے ''اَلْغُرَابِ'' حالت جر میں آیا ہے جبکہ ''مِثْلَ'' کی نصب ''اَكُوْنَ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے ہے۔ ''فَاُوَارِيَ'' کا ''فَا'' سببیہ ہے جس نے مضارع ''اُوَارِيْ'' کو نصب دی ہے۔

ترجمہ:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ: اور آپؐ پڑھ کر سنائیں ان لوگوں کو　**نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ**: حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی خبر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِالْحَقِّ :حق کے ساتھ	اِذْ :جب
قَرَّبَا :ان دونوں نے پیش کی	قُرْبَانًا :ایک قربانی
فَتُقُبِّلَ :تو قبول کی گئی	مِنْ اَحَدِهِمَا :ان دونوں کے ایک سے
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ :اور نہیں قبول کی گئی	مِنَ الْاٰخَرِ :دوسرے سے
قَالَ:اس نے کہا	لَاَقْتُلَنَّكَ :میں لازماً قتل کروں گا تجھ کو
قَالَ :اس نے کہا	اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
يَتَقَبَّلُ:قبول کرتا ہے	اللّٰهُ :اللہ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ :تقویٰ کرنے والوں سے	لَئِنْ :البتہ اگر
بَسَطْتَّ:تو بڑھائے گا	اِلَيَّ :میری طرف
يَدَكَ :اپنا ہاتھ	لِتَقْتُلَنِيْ :تا کہ تو قتل کرے مجھ کو
مَآ اَنَا :تو میں	بِبَاسِطٍ :بڑھانے والا نہیں ہوں
يَّدِيَ :اپنا ہاتھ	اِلَيْكَ :تیری طرف
لِاَقْتُلَكَ: کہ میں قتل کروں تجھ کو	اِنِّيْٓ :بے شک میں
اَخَافُ :ڈرتا ہوں	اللّٰهَ :اللہ سے
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ : جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا ہے	اِنِّيْٓ :بے شک میں
اُرِيْدُ: چاہتا ہوں	اَنْ :کہ
تَبُوْٓاَ :تو لوٹے	بِاِثْمِيْ :میرے گناہ کے ساتھ
وَاِثْمِكَ :اور اپنے گناہ کے ساتھ	فَتَكُوْنَ :نتیجتاً تو ہو جائے
مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ :آگ والوں میں سے	وَذٰلِكَ :اور یہ (ہی)
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ:ظلم کرنے والوں کا بدلہ ہے	فَطَوَّعَتْ : پس راضی کیا
لَهٗ :اس کو	نَفْسُهٗ :اس کے نفس نے
قَتْلَ اَخِيْهِ :اپنے بھائی کے قتل پر	فَقَتَلَهٗ :تو اُس نے قتل کیا اس کو
فَاَصْبَحَ :نتیجتاً وہ ہو گیا	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ:خسارہ اٹھانے والوں میں سے
فَبَعَثَ: پھر بھیجا	اللّٰهُ :اللہ نے
غُرَابًا :ایک ایسا کوا	يَّبْحَثُ :جو کریدتا ہے
فِي الْاَرْضِ: زمین میں	لِيُرِيَهٗ :تا کہ وہ (یعنی اللہ) دکھائے اس کو
كَيْفَ :(کہ) کیسے	يُوَارِيْ :وہ چھپائے

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سَوْءَ ةَ اَخِيْهِ : اپنے بھائی کی لاش کو | قَالَ : اُس نے کہا
يٰوَيْلَتٰٓى : ہائے میری بدبختی | اَ : کیا
عَجَزْتُ : میں عاجز ہوا | اَنْ : (اس سے بھی) کہ
اَكُوْنَ : میں ہوتا | مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ : اس کوے کے جیسا
فَاُوَارِيَ : تو میں چھپاتا | سَوْءَ ةَ اَخِيْ : اپنے بھائی کی لاش کو
فَاَصْبَحَ : پھر وہ ہو گیا | مِنَ النّٰدِمِيْنَ : پشیمان ہونے والوں میں سے

نوٹ ۱ : قرآن کریم کوئی قصہ کہانی یا تاریخ کی کتاب نہیں ہے‘ اس لیے اس میں کسی واقعہ کو تفصیلات کے ساتھ اوّل سے آخر تک بیان نہیں کیا جاتا۔ البتہ ہدایت کے لیے گزشتہ اقوام کی سرگزشت میں عبرت اور نصیحت کے پہلو کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس لیے قرآن کا عام اسلوب یہ ہے کہ اکثر پورا واقعہ ایک جگہ بیان نہیں کرتا‘ بلکہ اس کے جتنے حصے سے اس جگہ کی نصیحت کا تعلق ہوتا ہے‘ اس کا وہی حصہ بیان کرتا ہے (معارف القرآن)۔ اس لیے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والوں کے حق میں مفید بات یہ ہے کہ وہ ان تفصیلات کی تلاش میں کو ملبس نہ بنیں جنہیں قرآن مجید نے نظرانداز کر دیا ہے اور اپنی توجہ کو مقصودِ کلام پر مرتکز کریں‘ ورنہ ہدایت سے محرومی کا اندیشہ ہے۔

نوٹ ۲: قابیل کو یہ جان کر کہ اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی ہابیل پر غصہ آیا کہ اس کی قربانی کیوں قبول ہوئی۔ حالانکہ اس کی قربانی قبول نہ ہونے میں ہابیل کا کوئی دخل نہیں تھا بلکہ قصور اس کا اپنا تھا۔ لیکن جب آدمی پر حسد کا دورہ پڑتا ہے تو اس کو اپنی نالائقیاں نظر نہیں آتیں بلکہ وہ اپنی ناکامی کے اسباب دوسروں پر ڈالتا ہے (تدبرِ قرآن) ﴿اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ میں حاسد کے حسد کے علاج کا ذکر کیا گیا ہے کہ کسی کو جب یہ نظر آئے کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت عطا فرمائی ہے جو اس کو حاصل نہیں ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنی عملی کوتاہی اور گناہوں کی اصلاح کی فکر کرے۔

آیات ۳۲ تا ۳۴

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰۗؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ن ف و

نَفَا يَنْفُوْ (ن) نَفْوًا : (۱) کسی کو کسی جگہ سے ہٹانا‘ نکالنا۔ (۲) ملک بدر کرنا (۳) قید کرنا۔ آیت زیرِ مطالعہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترکیب

''اَنَّهٗ'' میں ضمیر الشان ہے۔ ''فَسَادٍ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ ''بِغَیْرِ'' کا دوسرا مضاف الیہ ہے۔ ''قَتَلَ'' کا مفعول ''النَّاسَ'' ہے اور ''جَمِیْعًا'' تمیز ہے۔ ''اَحْیَاهَا'' کی ضمیر ''نَفْسًا'' کے لیے ہے۔ ''اِنَّ'' کا اسم ''کَثِیْرًا مِّنْهُمْ'' ہے اور ''لَمُسْرِفُوْنَ'' اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ : اس وجہ سے	كَتَبْنَا : ہم نے لکھا
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ : بنی اسرائیل پر	اَنَّهٗ : کہ حقیقت یہ ہے کہ
مَنْ : جس نے	قَتَلَ : قتل کیا
نَفْسًا : کسی جان کو	بِغَيْرِ نَفْسٍ : کسی جان کے (بدلے کے) بغیر
اَوْ : یا	فَسَادٍ : کسی فساد کے بغیر
فِي الْاَرْضِ : زمین میں	فَكَاَنَّمَا : تو گویا
قَتَلَ : اُس نے قتل کیا	النَّاسَ : انسانوں کو
جَمِيْعًا : تمام کے تمام	وَمَنْ : اور جس نے
اَحْيَاهَا : زندہ رکھا اس کو	فَكَاَنَّمَآ : تو گویا
اَحْيَا : اُس نے زندہ رکھا	النَّاسَ : انسانوں کو
جَمِيْعًا : تمام کے تمام	وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ : اور آ چکے ہیں ان کے پاس
رُسُلُنَا : ہمارے رسول	بِالْبَيِّنٰتِ : واضح (نشانیوں) کے ساتھ
ثُمَّ : پھر	اِنَّ : بے شک
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ : ان میں سے اکثر	بَعْدَ ذٰلِكَ : اس کے بعد
فِي الْاَرْضِ : زمین میں	لَمُسْرِفُوْنَ : یقیناً حد سے تجاوز کرنے والے ہیں
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ : ان لوگوں کی سزا جو
يُحَارِبُوْنَ : لڑتے ہیں	اللّٰهَ : اللہ سے
وَرَسُوْلَهٗ : اور اُس کے رسول سے	وَيَسْعَوْنَ : اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں
فِي الْاَرْضِ : زمین میں	فَسَادًا : (حقوق وفرائض کا) توازن بگاڑنے کو
اَنْ : (یہ ہے) کہ	يُّقَتَّلُوْٓا : وہ لوگ قتل کیے جائیں
اَوْ يُصَلَّبُوْٓا : یا پھانسی دیے جائیں	اَوْ تُقَطَّعَ : یا کاٹے جائیں
اَيْدِيْهِمْ : ان کے ہاتھ	وَاَرْجُلُهُمْ : اور ان کے پیر
مِّنْ خِلَافٍ : مخالف (طرف) سے	اَوْ يُنْفَوْا : یا وہ قید کیے جائیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِنَ الْاَرْضِ : زمین سے (نکال کر) — ذٰلِكَ : یہ
لَهُمْ : ان کے لیے — خِزْيٌ : رسوائی ہے
فِي الدُّنْيَا : دنیا میں — وَلَهُمْ : اور ان کے لیے
فِي الْاٰخِرَةِ : آخرت میں — عَذَابٌ عَظِيْمٌ : ایک عظیم عذاب ہے
اِلَّا الَّذِيْنَ : سوائے ان کے جنہوں نے — تَابُوْا : توبہ کی
مِنْ قَبْلِ : اس سے پہلے — اَنْ : کہ
تَقْدِرُوْا : تم لوگ قابو پاؤ — عَلَيْهِمْ : ان پر
فَاعْلَمُوْٓا : پس جان لو — اَنَّ اللّٰهَ : کہ اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ : بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے

نوٹ ۱: اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کا مطلب ہے اسلام کے عدل اجتماعی اور اس کے قوانین کے خلاف تگ ودو کرنا۔ چھوٹے پیمانے پر راہزنی وڈکیتی ہو یا بڑے پیمانے پر اسلامی نظام کی جگہ کوئی دوسرا نظام قائم کرنے کی جدوجہد ہو' وہ دراصل اللہ اور اُس کے رسول کے خلاف جنگ ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے تعزیراتِ ہند میں ہر اُس شخص کو جو ہندوستان میں برطانوی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے' بادشاہ کے خلاف لڑائی (waging war against the king) کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: مختلف سزائیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اب یہ عدالت کا کام ہے کہ ہر مجرم کو اس کے جرم کی نوعیت کے مطابق سزا دے (تفہیم القرآن)۔ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ کے متعلق حضرت عمرؓ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر مجرم کو یہاں سے نکال کر دوسرے شہروں میں آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہاں کے لوگوں کو ستائے گا۔ اس لیے ایسے مجرم کو قید کر دیا جائے۔ یہی اس کو زمین سے نکالنا ہے کہ زمین میں کہیں چل پھر نہیں سکتا۔ امام ابوحنیفہؒ نے بھی یہی اختیار فرمایا ہے۔ (معارف القرآن)

نوٹ ۳: شریعت اسلام میں سزاؤں کی تین قسمیں ہیں: (۱) تعزیرات (۲) قصاص اور (۳) حدود۔ جن جرائم کی سزا قرآن وسنّت نے متعیّن نہیں کی بلکہ حکام کی صوابدید پر چھوڑا ہے ان کو تعزیرات کہتے ہیں۔ حالات کے تحت یہ سزائیں ہلکی یا سخت بھی کی جاسکتی ہیں اور معاف بھی کی جاسکتی ہیں۔ ان میں حکام کے اختیارات وسیع ہیں۔

جن جرائم کی سزائیں قرآن وسنت نے متعین کر دی ہیں ان میں سے ایک قسم کی سزا کو قصاص کہتے ہیں۔ ان میں حقوق العباد کا پہلو غالب ہے۔ اس لیے جرم ثابت ہو جانے کے بعد عدالت یا حکومت کو مجرم کی سزا میں کمی کرنے یا معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ البتہ یہ اختیار متاثر بندے یا مقتول کے ولی کو حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ چاہے تو سزا دلوائے یا قصاص لے لے یا فی سبیل اللہ معاف کر دے۔

قرآن وسنّت کی معیّن کردہ سزاؤں کی دوسری قسم کو حدود کہتے ہیں۔ ان میں حقوق اللہ کا پہلو غالب ہے۔ اس لیے جرم ثابت ہو جانے کے بعد سزا میں معمولی سا بھی تغیّر وتبدّل یا کمی بیشی کرنے کی حکومت یا عدالت یا متاثر بندے کو اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح توبہ کر لینے سے بھی دنیوی سزا معاف نہیں ہوگی۔ البتہ مخلصانہ توبہ سے آخرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارش کرنے اور سننے سے رسول اللہ ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

حدود کی سزائیں سخت ہیں اور ان کے نفاذ کا قانون بھی سخت ہے' لیکن معاملہ کو معتدل کرنے کے لیے ثبوتِ جرم کی شرطیں بھی سخت رکھی گئی ہیں۔ اور ثبوت میں ادنیٰ سا شبہ بھی پایا جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے' البتہ تعزیری سزا دی جا سکتی ہے۔ مثلاً زنا کے ثبوت میں تین گواہ ہیں جو ثقہ ہیں جن پر جھوٹ کا شبہ نہیں ہو سکتا' مگر از روئے شریعت چوتھا گواہ نہ ہونے کی وجہ سے حد شرعی جاری نہیں ہوگی' لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کو کھلی چھٹی دے دی جائے گی' بلکہ عدالت اس کو مناسب تعزیری سزا دے گی۔ (معارف القرآن سے ماخوذ)

آیات ۳۵ تا ۳۷

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ۝

و س ل

وَسَلَ یَسِلُ (ض) وَسِیْلَةً : کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا (مفردات القرآن)۔ اللہ تک تقرب حاصل کرنا۔ (المنجد)

وَسِیْلَةٌ (اسم ذات بھی ہے) : تقرب' قربت۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب

''وَابْتَغُوْا'' کا مفعول ''اَلْوَسِیْلَةَ'' ہے۔ ''اِلَیْهِ'' اور ''سَبِیْلِهٖ'' کی ضمیریں اسم جلالہ کے لیے ہیں۔ ''لَوْ'' شرطیہ ہے۔ ''مِثْلَهٗ'' اور ''مَعَهٗ'' کی ضمیریں ''مَا فِی الْاَرْضِ'' کے لیے ہیں۔ ''جَمِیْعًا'' تمیز ہے۔ ''مَا تُقُبِّلَ'' ماضی مجہول ہے' لیکن یہ ''لَوْ'' کا جواب شرط ہے' اس لیے اس کا ترجمہ مستقبل میں ہوگا۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
اتَّقُوا : تم لوگ تقویٰ کرو	اللّٰهَ : اللہ کا
وَابْتَغُوْٓا : اور تلاش کرو	اِلَیْهِ : اس کی طرف
الْوَسِیْلَةَ : قربت کو	وَجَاهِدُوْا : اور تم لوگ جدوجہد کرو
فِیْ سَبِیْلِهٖ : اُس کی راہ میں	لَعَلَّكُمْ : شاید کہ تم
تُفْلِحُوْنَ : فلاح پاؤ	اِنَّ الَّذِیْنَ : یقیناً جنہوں نے
كَفَرُوْا : کفر کیا	لَوْ : اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَنَّ : یہ کہ	لَهُمْ : ان کے لیے
مَّا : وہ ہو جو	فِي الْاَرْضِ : زمین میں ہے
جَمِيْعًا : سب کا سب	وَّمِثْلَهٗ : اور اس کے جیسا
مَعَهٗ : اس کے ساتھ	لِيَفْتَدُوْا : تاکہ وہ خود کو چھڑائیں
بِهٖ : جسے دے کر	مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ : قیامت کے دن کے عذاب سے
مَا تُقُبِّلَ : تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا	مِنْهُمْ : ان سے
وَلَهُمْ : اور ان کے لیے ہے	عَذَابٌ اَلِيْمٌ : ایک دردناک عذاب
يُرِيْدُوْنَ : وہ لوگ چاہیں گے	اَنْ : کہ
يَّخْرُجُوْا : وہ نکلیں	مِنَ النَّارِ : آگ سے
وَ : حالانکہ	مَا هُمْ : وہ لوگ نہیں ہیں
بِخٰرِجِيْنَ : نکلنے والے	مِنْهَا : اس سے
وَلَهُمْ : اور ان کے لیے ہے	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ : ایک ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب

نوٹ : عربی میں ''وَسِيْلَةٌ'' کا لفظ ''قربت'' کے معنی میں بھی آتا ہے اور ''ذریعہ'' کے معنی میں بھی۔ لیکن قرآن مجید میں یہ لفظ دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ قربت کے معنی میں آیا ہے۔ اذان سننے کے بعد ہم جو دعا مانگتے ہیں اس میں یہ لفظ قربت کے مقام کے لیے آیا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کے منع کردہ کاموں سے رکے رہو اور اس کی طرف قربت تلاش کرو۔ حضرات مجاہدؒ ابو وائل، حسن، ابن زید رحمہم اللہ اور بہت سے مفسرین سے بھی یہی مروی ہے۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی اطاعت اور اس کی مرضی کے اعمال سے اس سے قریب ہوتے جاؤ۔ ان ائمہ نے وسیلے کے جو معنی اس آیت میں کیے ہیں اس پر سب مفسرین کا گویا اجماع ہے اور کسی ایک کا بھی خلاف نہیں ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وسیلے سے بڑا درجہ جنت میں کوئی نہیں ہے، پس تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کے ملنے کی دعا کرو۔ (منقول از ابن کثیرؒ)

آیات ۳۸ تا ۴۰

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

س ر ق

سَرَقَ یَسْرِقُ (ض) سَرْقَةً : کوئی چیز چرانا۔ ﴿یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ ۚ﴾ (یوسف:۸۱)''اے ہمارے باپ! بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی۔''

سَارِقٌ (اسم الفاعل) : چوری کرنے والا' چور۔ آیت زیر مطالعہ۔

اِسْتَرَقَ (افتعال) اِسْتِرَاقًا : اہتمام سے چرانا۔ ﴿اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ﴾ (الحجر:۱۸)''سوائے اُس کے جس نے چپکے سے چرایا سننے کو۔''

ترکیب

''اَلسَّارِقُ'' اور''اَلسَّارِقَةُ'' پرلام جنس ہے اور یہ مبتدأ ہونے کی وجہ سے حالتِ رفع میں ہیں۔ ان کی خبر محذوف ہے جو''اِذَا سَرَقَا'' ہو سکتی ہے۔''اِذَا''محذوف کا جوابِ شرط''فَاقْطَعُوْا'' ہے۔''جَزَآءً'' اور ''نَکَالًا'' حال ہیں۔

ترجمہ:

وَالسَّارِقُ :اور چوری کرنے والا	وَالسَّارِقَةُ : اور چوری کرنے والی (جب چوری کریں)
فَاقْطَعُوْٓا:تو کاٹ دو	اَیْدِیَھُمَا :ان دونوں کے ہاتھ
جَزَآءً :بدلہ ہوتے ہوئے	بِمَا :بسبب اس کے جو
کَسَبَا :ان دونوں نے کمایا	نَکَالًا:عبرت ہوتے ہوئے
مِّنَ اللّٰہِ:اللہ(کی طرف) سے	وَاللّٰہُ :اوراللہ
عَزِیْزٌ :بالا دست ہے	حَکِیْمٌ:حکمت والا ہے
فَمَنْ :پھر جس نے	تَابَ :توبہ کی
مِنْ بَعْدِ ظُلْمِہٖ :اپنے ظلم کے بعد	وَاَصْلَحَ :اوراصلاح کی
فَاِنَّ اللّٰہَ :تو یقیناً اللہ	یَتُوْبُ عَلَیْہِ:اس کی توبہ قبول کرتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ :بے شک اللہ	غَفُوْرٌ :بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِیْمٌ :ہرحال میں رحم کرنے والا ہے	اَلَمْ :کیا
تَعْلَمْ :تونے نہیں جانا	اَنَّ:کہ
اللّٰہَ :اللہ	لَہٗ :اُسی کی ہے
مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: زمین اور آسمانوں کی بادشاہت	یُعَذِّبُ :وہ عذاب دیتا ہے
مَنْ :اس کو جس کو	یَّشَآءُ :وہ چاہتا ہے
وَیَغْفِرُ:اوروہ بخش دیتا ہے	لِمَنْ :اس کو جس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يَّشَآءُ: وہ چاہتا ہے	وَاللّٰہُ: اور اللہ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ: ہر چیز پر	قَدِیْرٌ: قادر ہے

نوٹ ۱: متعدد احادیث میں مختلف اشیاء کی چوری پر ہاتھ کاٹنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ان احادیث اور حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے فیصلوں کی بنیاد پر مختلف فقہاء نے مختلف چیزوں کو ہاتھ کاٹنے کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پھل، گوشت، پکا ہوا کھانا، غلّہ جس کا ابھی کھلیان نہ کیا گیا ہو، کھیل اور موسیقی کے آلات، چرتے ہوئے جانور اور بیت المال کی چوری ہاتھ کاٹنے کی سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے چوروں پر حد جاری نہیں ہوگی بلکہ ان کو مناسب تعزیری سزا دی جائے گی۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: فقہاء اس پر متفق ہیں کہ چور اگر چوری کرنے کے بعد، خواہ گرفتاری سے پہلے یا بعد میں، توبہ کر لے تو دنیاوی سزا یعنی ہاتھ کاٹنے کی سزا معاف نہیں ہوگی۔ اس کی توبہ قبول ہونے کا مطلب آخرت کے عذاب سے معافی ملنا ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۴۱ تا ۴۳

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۚۛ وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۚۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْكَ شَیْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَیْفَ یُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِیْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۳﴾

س ح ت

سَحَتَ یَسْحَتُ (ف) سَحْتًا: پھل سے چھلکا اتارنا یا گوشت سے چربی چھیلنا، کسی کو ہلاک کرنا۔

سُحْتٌ: حرام اور ناپاک کمائی جو دنیا میں عار اور آخرت میں ہلاکت کا سبب ہے۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَسْحَتَ (افعال) اِسْحَاتًا: جڑ سے اکھاڑ دینا، بیخ کنی کرنا۔ ﴿لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ﴾ (طٰہٰ: ٦١) ''تم لوگ مت باندھو اللہ پر جھوٹ ورنہ وہ اکھاڑ پھینکے گا تم لوگوں کو عذاب سے۔''

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ :اے رسولؐ
لَا یَحْزُنْکَ: چاہیے کہ غمگین نہ کریں آپؐ کو
الَّذِیْنَ :وہ لوگ جو
یُسَارِعُوْنَ :دوڑ دھوپ کرتے ہیں
فِی الْکُفْرِ :کفر میں
مِنَ الَّذِیْنَ :ان میں سے جنہوں نے
قَالُوْٓا :کہا
اٰمَنَّا :ہم ایمان لائے
بِاَفْوَاھِھِمْ :اپنے مونہوں سے
وَ :حالانکہ
لَمْ تُؤْمِنْ :ایمان لائے ہی نہیں
قُلُوْبُھُمْ :ان کے دل
وَمِنَ الَّذِیْنَ :اور ان میں سے جو
ھَادُوْا :یہودی ہیں
سَمّٰعُوْنَ :بہت ٹوہ لگانے والے ہیں
لِلْکَذِبِ :جھوٹ (پھیلانے) کے لیے
سَمّٰعُوْنَ :جاسوسی کرنے والے ہیں
لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ :ایک دوسری قوم کے لیے
لَمْ یَاْتُوْکَ :جو ابھی نہیں آئے آپ کے پاس
یُحَرِّفُوْنَ :وہ لوگ پھیرتے ہیں
الْکَلِمَ :کلاموں کو
مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِہٖ :ان کے رکھنے کی جگہوں (کے تعین) کے بعد سے
یَقُوْلُوْنَ :کہتے ہیں
اِنْ :اگر
اُوْتِیْتُمْ :تم لوگوں کو دیا جائے
ھٰذَا :یہ
فَخُذُوْہُ :تو پکڑ لو اس کو
وَاِنْ :اور اگر
لَّمْ تُؤْتَوْہُ :تم کو نہ دیا جائے وہ
فَاحْذَرُوْا :تو تم لوگ بچو
وَمَنْ :اور جس کے لیے
یُّرِدِ :ارادہ کرتا ہے
اللّٰہُ :اللہ
فِتْنَتَہٗ :اس کی آزمائش کا
فَلَنْ تَمْلِکَ :تو آپؐ کو ہرگز اختیار نہیں
لَہٗ :اس کے لیے
مِنَ اللّٰہِ :اللہ سے
شَیْئًا :کچھ بھی
اُولٰٓئِکَ :وہ لوگ ہیں
الَّذِیْنَ :جن کے لیے
لَمْ یُرِدِ :ارادہ نہیں کیا
اللّٰہُ :اللہ نے
اَنْ :کہ
یُّطَھِّرَ :وہ پاک کرے
قُلُوْبَھُمْ :ان کے دلوں کو
لَھُمْ :ان کے لیے
فِی الدُّنْیَا :دنیا میں
خِزْیٌ :ایک رسوائی ہے
وَّلَھُمْ :اور ان کے لیے
فِی الْاٰخِرَۃِ :آخرت میں
عَذَابٌ عَظِیْمٌ :ایک عظیم عذاب ہے
سَمّٰعُوْنَ :بہت ٹوہ لگانے والے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِلْكَذِبِ :جھوٹ (پھیلانے) کے لیے	اَكّٰلُوْنَ :رج کے کھانے والے
لِلسُّحْتِ :حرام کی کمائی کے لیے	فَاِنْ :پھر اگر
جَآءُوْكَ :وہ لوگ آئیں آپؐ کے پاس	فَاحْكُمْ :تو آپؐ فیصلہ کریں
بَيْنَهُمْ :ان کے درمیان	اَوْ :یا
اَعْرِضْ :اعراض کریں	عَنْهُمْ :ان سے
وَاِنْ :اور اگر	تُعْرِضْ :آپؐ اعراض کریں گے
عَنْهُمْ :ان سے	فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ :تو وہ ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے آپؐ کو
شَيْئًا: کچھ بھی	وَاِنْ :اور اگر
حَكَمْتَ :آپؐ فیصلہ کریں	فَاحْكُمْ :تو آپؐ فیصلہ کریں
بَيْنَهُمْ :ان کے درمیان	بِالْقِسْطِ :انصاف سے
اِنَّ اللّٰهَ :بےشک اللہ	يُحِبُّ : پسند کرتا ہے
الْمُقْسِطِيْنَ :انصاف کرنے والوں کو	وَكَيْفَ :اور کیسے
يُحَكِّمُوْنَكَ:وہ لوگ حکم مانیں گے آپؐ کو	وَ:اس حال میں کہ
عِنْدَهُمُ :ان کے پاس	التَّوْرٰىةُ :تورات ہے
فِيْهَا :اس میں	حُكْمُ اللّٰهِ :اللہ کا حکم ہے
ثُمَّ :پھر	يَتَوَلَّوْنَ :منہ پھیرتے ہیں
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ :اس کے(نزول) کے بعد سے	وَمَآ اُولٰٓئِكَ :اور وہ لوگ نہیں ہیں
بِالْمُؤْمِنِيْنَ :ایمان لانے والے	

نوٹ :اللہ کی طرف سے کسی کو فتنہ میں ڈالنے کا ایک مطلب یہ ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ کسی شخص کے اندر جب برائی پرورش پاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ایسے مواقع لاتا ہے جس میں اس کی سخت آزمائش ہوتی ہے، تاکہ وہ سنبھل جائے اور اپنی اصلاح کرلے۔ لیکن اگر وہ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتا تو پھر وہ مزید برائی میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا وہ فتنہ ہے جس سے کسی بگڑتے ہوئے انسان کو بچالینا اس کے کسی خیرخواہ کے بس میں نہیں ہوتا۔ (تفہیم القرآن)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور دعوت وتبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بےحرمتی سے محفوظ رکھیں۔

© rasailojaraid.com